نحمدہ و نصلی - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible]

تار "الفضل" [illegible] — ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۰ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۳۰ شوال ۱۳۶۱ھ | ۱۰ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل گھٹنے میں سخت درد کی شکایت ہو گئی تھی۔ جو دن بھر رہی اور رات کو بھی نیند نہ آسکی۔ لیکن آج صبح سے خدا کے فضل سے نمایاں کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؀

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی۔ نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے ؀

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل شام ۱۰۵ درجے بھی کچھ زائد بخار ہو گیا۔ اور رات بھر تیز رہا۔ آج صبح بھی ۱۰۴ درجہ تھا۔ لیکن اس وقت خدا کے فضل سے بخار میں نمایاں کمی ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؀ قادیان کی مساجد [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۳۰ شوال ۱۳۶۱ھ

سکھوں میں تبلیغ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت چونکہ ساری دُنیا کے لئے ہے۔ اس لئے آپ نے جہاں عیسائیوں بُدھوں۔ ہندوؤں۔ اور دیگر چھوٹے موٹے مذاہب کے پیرؤوں کو دعوت اسلام دی۔ اور ان کے مذاہب کے مقابلہ میں دلائل اور نشانات کے ساتھ اسلام کو زندہ مذہب ثابت فرمایا۔ وہاں اپنی ایک ہمسایہ قوم سکھوں کو بھی فراموش نہ کیا۔ بلکہ اس مقصد کے لئے سکھوں کی مذہبی کتب اور مقدس یادگاروں کے ذریعہ یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچا دی کہ سکھ جس انسان کو اپنا سب سے بڑا گورو سمجھتے ہیں۔ اور جسے اپنے مذہب کا بانی قرار دیتے ہیں۔ یعنی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ وُہ صداقت اسلام کے قائل اور تعلیم اسلام کے پیرو تھے۔ اور دوسروں کو بھی دعوت اسلام دیتے رہتے ؀

اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے مؤثر اور دل آویز پیرایہ میں ظاہر فرمایا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں ایسے قوی دلائل اور شواہد پیش فرمائے ہیں کہ سکھ جو نہ صرف تعلیم اسلام سے بالکل ناواقف تھے۔ بلکہ بعض سیاسی وجوہ۔ اور بعض غلط فہمیوں کی بناء پر اپنے قرب وجوار کے مسلمانوں کو نہایت ہی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور اسلام کے نام تک سے بدکتے تھے۔ ان میں سے کئی ایک اس وقت تک اسلام قبول کر چکے ہیں اور اسلام کے متعلق اتنی واقفیت۔ اور اتنا علم حاصل کر لیا ہے۔ کہ عام مسلمانوں کے مقابلہ میں تو کہنا ہی کیا ہے۔ جماعت احمدیہ ایسی علمی اور مذہبی جماعت میں عالم کا درجہ حاصل رکھتے ہیں۔ اور تقویٰ وطہارت میں بھی خصوصیت رکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں سکھوں میں سے جو لوگ ابھی تک کھُلم کھُلا اسلام کی صداقت کا اعتراف نہیں کر سکے۔ لیکن اندر ہی اندر وُہ یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ فی الواقعہ گورو نانک صاحب کے واقعات اور حالات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اسلام کی صداقت کے قائل۔ اور اس کی تعلیم پر چلنے والے تھے۔ ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ سکھوں کے مشہور اخبار "شیر پنجاب" دیکم نومبر) کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے جو اس نے اپنے ایک طویل مضمون بعنوان "دھرم کو گورکھ دھندا بنانے کی کوشش" لکھا ہے۔ اخبار مذکور کے مالک سردار امر سنگھ صاحب نے جو سکھوں میں مذہبی لحاظ سے خاص پوزیشن رکھتے ہیں۔ یہ مضمون اپنے نام سے شائع کیا ہے اور ایک موقعہ پر سکھوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔

"سوچو کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یا جھوٹ۔ ایک طرف تو یہ مذہبی زوال سکھ قوم پر آیا ہوا ہے۔ دوسری طرف کرتی۔ کوکے۔ رادھا سوامی۔ اور مرزائی ان کے رہے سہے مذہبی عقیدے بھی ڈھیلے کر رہے ہیں"

ان سطور کے پیرایہ بیان کو نہ دیکھئے۔ بلکہ یہ ملاحظہ فرمایئے۔ کہ کرتی کوکے۔ رادھا سوامی جو خود سکھ کہلانے۔ سکھوں کی سی شکل وصورت رکھتے۔ اور سکھوں کے ساتھ ہر قسم کے سوشل تعلقات کے لحاظ سے وابستہ ہیں۔ ان کے ساتھ مرزائی کے لفظ سے احمدیوں کا ذکر ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ جماعت احمدیہ سکھوں میں جو تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ وُہ مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ وُہ سکھوں کے عقائد میں تغیر پیدا کر رہی ہے۔ اور سکھ صاحبان اسلام کے متعلق سوچنے اور غور کرنے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ معاصر "شیر پنجاب" نے اس کا نام سکھوں کے عقائد ڈھیلے ہونا رکھا ہے مگر اسی میں ہمارے لئے امید کی جھلک ہے کیونکہ سابقہ عقائد کا ڈھیلا ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ اور اس کے بعد ہی وُہ مرحلہ آتا ہے۔ جب انسان صداقت کو ہر قسم کی مشکلات کی پروا نہ کرتے ہوئے ہر قسم کی تکلیف کو کوئی وقعت نہ دیتے ہوئے اور ہر قسم کے آرام وآسائش کو ترک کرتے ہوئے مردانہ وار قبول کر لیتا ہے ؀

ان حالات میں احباب جماعت کو جہاں خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ محض اپنے فضل سے سکھوں میں بھی ہماری تبلیغی جدوجہد کو مؤثر اور بار آور بنا رہا ہے۔ وہاں اپنی کوششوں میں اور زیادہ اضافہ کر دینا چاہیئے۔ اور اس موقعہ سے پُورا پُورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ ان کے لئے پیدا کر رہا ہے ؀

اس بارے میں ایک تو زبانی تبلیغ اور گفتگو نہایت سلجھے ہوئے اور دوستانہ پیرایہ میں کرنی چاہیئے اور سکھ صاحبان کے سامنے ان کی کتب سے وُہی حوالے پیش کرنے چاہئیں۔ جو مستند ہوں۔ اور جن کے مفہوم میں کوئی اُلجھن نہ ہو۔ دُوسرے گورمکھی لٹریچر کثرت سے ان میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ اس قسم کا لٹریچر مرکز سے کافی مل سکتا ہے ؀

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اعلان کیا جارہا ہے

کہ

جماعت احمدیہ محمد آباد کنسری سندھ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریک پر گندم کے وعدے ۲ ۱/۲ و ۲ و ۳ من آخر جون ۴۲ء میں لکھوائے تھے۔ لیکن انہوں نے باوجود یاد دہانیوں کے اسکی ادائیگی کیطرف توجہ نہیں فرمائی۔ اور نہ ہی اپنی مجبوری بتا کر معافی حاصل کی ہے۔ لہذا افسوس کے ساتھ ان جماعتوں کی نادہندگی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی دوست اپنی گندم جماعتوں کے محصلوں کو دے چکے ہوں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دفتر میں نہیں پہونچی۔ اور مقامی کارکن ہی کھا گئے ہیں۔ ایسے دوست فوراً دفتر میں اطلاع دیں۔ تا ایسے اشخاص کے خلاف جو چندہ کی گندم کھا گئے ہیں تعزیری کارروائی کی جائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری

تبلیغ خاص کی تحریک میں مخلصین کے شاندار وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو ثواب میں شامل کرنے کے لئے تبلیغ خاص کی ایک سکیم جاری کی ہے۔ کہ جس سے بادشاہوں۔ راجوں۔ مہاراجوں نوابوں رؤسا اور پیروں۔ صوفیوں۔ گدی نشینوں۔ سجادہ نشینوں اور صاحب اثر و رسوخ لوگوں میں اللہ تعالےٰ کی وہ آواز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی پہنچائی جائیگی۔ اس سکیم میں ہر امیر غریب مرد۔ عورت اور بچہ شامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تبلیغ عام ہے۔ اس میں کوئی رقم معین نہیں۔ اور مقصود یہ ہے کہ تبلیغ خاص میں ہر احمدی شامل ہو جائے۔ آپ نے ۵ر نومبر کا خطبہ پڑھ یا سن لیا ہوگا۔ اور آپ اس کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ چاہیئے کہ آپ خود شامل ہوں اور اپنی اہلیہ صاحبہ کو شامل کریں۔ اور اپنے ہر ایک بچہ کو خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ ان سب کو شامل کریں۔ اور خدا کے فضل سے قادیان کے احباب اسی طرح کر رہے ہیں۔ چنانچہ صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ محلہ دار الرحمت نے اپنی اور اپنی اہلیہ کیطرف سے پانچ پانچ روپیہ اپنے لڑکے حمید احمد۔ حامد۔ محمود اور لڑکی نسیمہ و نعیمہ پانچ بچوں کیطرف سے ایک ایک روپیہ کے حساب سے پانچ روپے اور اپنے بچے صوفی محمد صاحب کیطرف سے اڑھائی روپیہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے اڑھائی روپیہ۔ ڈاکٹر احمد صاحب کیطرف سے ۲ ۱/۲ روپیہ اور ڈاکٹر احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور ان کے دو بچوں رشید احمد و امۃ الحمید صاحبہ کیطرف سے اڑھائی روپیہ اور فاطمہ بنت عبد اللہ خانصاحب کیطرف سے ۴ر اس طرح کل ۲۵/۴ روپے اپنے سارے خاندان کیطرف سے داخل کر کے ان کو ثواب میں شامل کیا۔ حضور ایدہ اللہ کا بھی یہی منشا ہے۔ کہ ہر احمدی تبلیغ خاص میں شامل ہو۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو۔ جو اس تبلیغ میں حصہ نہ لے چکا ہو۔ مگر ہر شخص کو اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے زیادہ طاقت بخشی ہے۔ اور اپنے فضل سے زیادہ مال عطا فرمایا ہے۔ وہ اس کے مطابق حصہ لیں۔ چنانچہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے تین سو روپیہ کا وعدہ حضرت کے حضور پیش کرتے ہوئے ایک سو روپیہ فوری ادا فرماتے ہیں۔ اور حیدر آباد دکن کے سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید اپنے والد بزرگوار سیٹھ محمد غوث صاحب اور اپنے سارے خاندان کیطرف سے ۷۰ روپے ارسال کر کے حضور کی خدمت میں عرض پرداز ہیں۔ کہ حضور والا حضور کا خطبہ سنا کر حیدر آباد دکن کی فہرست وعدہ اور رقوم جلد پیش حضور کرنیکی توفیق چاہتا ہوں۔ پس عہدہ داران کو چاہیئے کہ ہر جماعت کے ہر فرد کو شامل کرنے کی جدوجہد کریں۔ اور جس قدر روپیہ وصول ہو وہ محاسب صاحب یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے مع اسم وار تفصیل کے ارسال فرمائیں۔ اور وعدوں کی فہرستیں حضرت کے حضور براہ راست یا اس دفتر میں حضرت کے حضور پیش کرنے کے لئے فوری ارسال کی جائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

پھانسی قید والوں کی درخواست دعا۔ سیالکوٹ کے جیلخانہ سے دو احمدی بھائی جن میں سے ایک کا نام غلام نبی اور دوسرے کا نام غلام احمد ہے لکھتے ہیں کہ وہ ایک مقدمہ میں پھانسی قید میں ہیں۔ احباب نہایت دردِ دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے رہائی بخشے۔ اور اپنا مخلص بندہ بنالے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

برکاتِ نماز حاصل کرنے والا ابدال ہے

"اس میں شک نہیں کہ نماز میں برکات ہیں۔ مگر وہ برکات ہر ایک کو نہیں مل سکتے۔ نماز بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالےٰ نماز پڑھاوے۔ ورنہ وہ نماز نہیں نرا پوست ہے۔ جو پڑھنے والے کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو مغز سے کچھ واسطہ اور تعلق ہی نہیں۔ اسی طرح کلمہ بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالےٰ کلمہ پڑھاوے۔ جب تک نماز اور کلمہ پڑھنے میں آسمانی چشمہ سے گھونٹ نہ ملے تو کیا فائدہ۔ وہ نماز جس میں حلاوت اور ذوق ہو۔ اور خالق سے سچا تعلق قائم ہو کر پوری نیازمندی اور خشوع کا نمونہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کر لیتا ہے۔ کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا۔ جب یہ تبدیلی اسی کی حالت میں واقع ہوتی ہے۔ اس وقت اس کا نام ابدال ہوتا ہے احادیث میں جو ابدال آیا ہے۔ اس سے یہی مراد لی گئی ہے۔ کہ کامل انقطاع اور تبتل کے ساتھ جب خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کر کے اپنی حالت میں تبدیلی کرلے۔ جیسے قیامت میں بہشتیوں میں تبدیلیاں ہونگی۔ کہ وہ چاند یا ستاروں کی مانند ہوں گے۔ اسی طرح پر اسی دنیا میں بھی ان کے اندر ہونی ضروری ہے۔" (الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۴ء)

ہفتہ تعلیم وتلقین ۷ر نومبر تا ۱۳ر نومبر منایا جائیگا

عہدہ داران جماعت متوجہ ہوں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کہ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ مل کر ہر سال ایک ہفتہ تعلیم وتلقین منایا کریں۔ اس سال کا یہ ہفتہ مورخہ ۷ر نومبر بروز ہفتہ سے شروع ہے۔ اور ۱۳ر نومبر کو ختم ہوگا۔ عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر روز جلسے کیا کریں۔ اور اس میں "پیشگوئی مصلح موعود" کی مختلف پہلوؤں پر علی الترتیب تقاریر کا انتظام کرائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ تمام احباب روزانہ جلسوں میں شریک ہو کر تقاریر کے نوٹ لیں۔

عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں۔ کہ مقررین حضرات اپنا لیکچر بطور سبق کے دیں۔ اور حاضرین کو ضروری حوالہ جات بھی نوٹ کرائیں۔ نیز اس ہفتہ کے اختتام کے بعد اپنی کارگزاری سے بھی مطلع فرمائیں۔

خاکسار مرزا منور احمد سیکرٹری سب کمیٹی مشترکہ خدام و انصار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرحومین جنکی نماز جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی

مندرجہ ذیل احباب کا جنازہ غائب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۲ ۱/۴۲ کو پڑھایا

۱۔ مولوی واحد بخش صاحب احمدی سابق عرائض نویس کوٹ ادو ۷/۴۲ ۲۵ کو فوت ہوئے تجہیز و تکفین کے وقت صرف چند رشتہ دار موجود تھے۔

۲۔ شیخ جان محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر منٹگمری ۱/۴۲ ۱۸ کو فوت ہوئے صحابی تھے۔

۳۔ جدہ امجدہ عبد الحق صاحب کلرک پوسٹ آفس چک جھمرہ لائل پور مرحومہ سعید فطرت اور مخلص تھیں۔

۴۔ نور بیگم صاحبہ علی پور ضلع ملتان۔ احمدیت کا عشق رکھتی تھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ہفتہ تعلیم و تلقین ۷ر نومبر تا ۱۳ر نومبر ۱۹۴۲ء منایا جائیگا سکرٹری سب کمیٹی مشترکہ خدام و انصار

231
Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب نصیر الحق خان صاحب

(ہنوسرا صبغہ تالیف وتصنیف قادیان)

(۱)

غالباً ۱۹۰۳ء میں سب سے پہلے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ جبکہ میں ابھی اپنے گاؤں فیض اللہ چک کے قریب موضع منڈی کرال کے مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا۔ ان دنوں حضور علیہ السلام گورداسپور کسی مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لے جا رہے تھے۔

(۲)

میں منڈی کرال میں پانچویں جماعت پاس کر کے ۱۹۰۵ء میں قادیان آ گیا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی سپیشل کلاس میں داخل ہوا۔ اس وقت سکول کی عمارت وہ تھی۔ جس میں اب مدرسہ احمدیہ ہے۔ میرے ساتھ میرے بڑے بھائی ظہور الحق صاحب بھی سکول میں داخل ہوئے اور ہم دونوں کو ہمارے ماموں فضل الدین صاحب بٹالوی اور بڑے بھائی منظور الحق صاحب سکول میں داخل کرانے کے لئے قادیان لائے ہمیں سکول میں داخل کرانے کے بعد منظور الحق صاحب نے ہمیں مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور علیہ السلام نے ہماری بیعت لی۔ اس وقت اور بھی پندرہ بیس آدمی بیٹھے تھے۔ بعد میں حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ اور ہمیں رخصت کیا۔ اس وقت میری عمر چھوٹی ہی تھی۔ مگر یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان دنوں جب کبھی ایسے مخالف سلسلہ کی موت کی خبر آتی۔ کہ جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے پیشگوئی کی ہوتی۔ تو اس موقعہ پر ہمیں سکول سے چھٹی مل جاتی تھی۔

(۳)

مجھے یہ بھی یاد ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا۔ میں بھی اس تقریب میں شامل تھا۔ حضور علیہ السلام اس وقت ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس نے حضرت مولوی صاحب رض کو نکاح پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح ایک اور نکاح بھی حضور علیہ السلام کے مکان کے اندر ہی حضرت مولوی صاحب رض نے پڑھایا۔ مگر یہ یاد نہیں۔ کہ وہ صاحبزادگان میں سے کس کا تھا (صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب مرحوم کا تھا۔ مرتب)

(۴)

ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خادمہ مائی تابی جو کہ ہمارے گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اس کی معرفت میں نے اور بھائی ظہور الحق صاحب نے حضرت اقدس سے اجازت مانگی۔ کہ ہمیں بیت الدعا میں نفل پڑھنے کی اجازت بخشی جائے۔ حضور علیہ السلام نے اجازت فرما دی جس پر ہم نے وہاں جا کر نفل پڑھے۔ حضور بیت الفکر کے ساتھ والے کمرہ میں چارپائی پر بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ جب ہم فارغ ہو کر باہر صحن میں آئے۔ تو اس وقت دیکھا۔ کہ حضور ٹہل رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کچھ لکھ بھی رہے ہیں ہم السلام علیکم کہنے اور مصافحہ کرنے کے بعد بورڈنگ ہوس میں واپس چلے آئے اس کے بعد گاہے گاہے مغرب کے وقت حضور علیہ السلام کے گھر جا کر تبرک لے آیا کرتے تھے جس میں سے کچھ خود کھا لیتے اور کچھ کسی ماسٹر صاحب یا اور کسی دوست کو دے دیتے۔

(۵)

حضور علیہ السلام نے طاعون کے متعلق جو پیشگوئی کی ہوئی تھی۔ اسے ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ جن دنوں طاعون نے شدت اختیار کر لی۔ حضور علیہ السلام کے حکم کے ماتحت طلباء کے بورڈنگ ہاؤس کو باغ میں بھیج دیا گیا۔ اور حضور بھی گاہے گاہے ہمیں آ کر دیکھا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ان دنوں قادیان میں کئی ہندو سکھ اور مسلمان طاعون سے ہلاک ہوئے۔ مگر سوائے ایک آدھ کے خدا تعالےٰ نے احمدیوں کو محفوظ رکھا۔ (یہ بورڈران کا باغ میں چند روزہ قیام ایام زلزلہ کے بعد کا واقعہ ہے۔ خاکسار مرتب)

(۶)

حضرت اقدس بالعموم سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہمیں بھی جب کبھی موقعہ ملتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہو لیتے۔ راستہ میں دوست حضور سے گفتگو کرتے۔ لیکن ہمیں اتنی سمجھ نہ تھی۔ کہ ان باتوں کو سمجھ سکتے صرف یہی یاد ہے۔ کہ اس موقعہ پر کچھ باتیں ہوتی تھیں۔

(۷)

۱۹۰۵ء میں جو زلزلہ آیا۔ اس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی تھی۔ اور لوگوں کو علم تھا۔ کہ زلزلہ آنے والا ہے۔ جس دن زلزلہ آیا۔ اس سے ایک دن پہلے ہمارے بورڈنگ ہاؤس کے صحن میں ایک سانڈ گھس آیا۔ لڑکوں میں سے کسی نے زور زور سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ زلزلہ آ گیا۔ جس پر ہم لوگ کمرے سے نکل کر بھاگے۔ مگر باہر آ کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک سانڈ ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ اگلے دن سچ مچ زلزلہ آ گیا۔ جو کہ قیامت کا نمونہ تھا۔

(۸)

جب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فوت ہوئے۔ تو ان کا جنازہ مدرسہ کے صحن میں لایا گیا۔ جب تک قبر تیار نہ ہوئی حضور علیہ السلام معہ خدام کے وہاں بیٹھے رہے۔ اور احباب سے باتیں کرتے رہے اس وقت مجمع قریباً ڈیڑھ دو سو کے قریب ہو گا۔ جب قبر تیار ہو گئی۔ تو نعش قبر میں رکھی گئی۔ اس کے بعد میت کو دفنا کر اور دعا کر کے حضور علیہ السلام معہ خدام واپس تشریف لے آئے۔

(۹)

ایک دفعہ قادیان میں فنانشل کمشنر آیا مجھے یاد ہے۔ کہ ہم طلباء ہائی سکول کو ریتی چھلہ والے میدان میں لے جایا گیا۔ طلباء کو دو رویہ کھڑا کر دیا گیا۔ اور فنانشل کمشنر صاحب کو دونوں قطاروں میں سے گزارا گیا۔ جماعت کے دیگر احباب بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو میں نے دیکھا۔ کہ آپ اس وقت گھوڑے پر سوار تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو صاحب کو ریسیو کر کے قصبہ میں لائے تھے اسی دن عصر کی نماز کے بعد حضرت اقدس بھی فنانشل کمشنر کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حضور علیہ السلام ریتی چھلہ کے بڑ کے درخت کے نیچے کچھ دیر ٹھہرے غالباً اس کی وجہ یہ ہو گی۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاحب کو اطلاع بھیجی تھی۔ اور جواب کا انتظار ہو رہا تھا چند منٹ کے بعد آگے بڑھے۔ صاحب خیمہ سے باہر آ گئے۔ حضور علیہ السلام ان کے ساتھ ہی تشریف لے گئے۔ اور ہم واپس آ گئے۔

(۱۰)

ایک دن ہم طلباء سکول قطار باندھ کر مسجد اقصیٰ میں مغرب کی نماز پڑھنے کے واسطے جا رہے تھے۔ کہ اس لائن کے آخر میں ایک طالب علم عبدالکریم حیدر آبادی بھی تھا۔ جب وہ دفتر محاسب کے پاس پہونچا۔ تو اسے ایک باؤلے کتے نے کاٹ کھایا۔ مگر ہمیں اس کی خبر نہ ہوئی جب ہم مسجد سے نماز پڑھ کر واپس آئے تو پتہ لگا۔ اور دیکھا۔ کہ عبدالکریم بورڈنگ میں ایک چارپائی پر لیٹا ہوا ہے۔ مگر گھبراہٹ کی حالت میں ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس کا علاج کیا گیا۔ جب حضور علیہ السلام کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضور نے فرمایا۔ اسے کسولی بھیجا جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنے قادیان آنے کے متعلق ایک روایت پر بے جا تنقید

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۵ ستمبر کے اہلحدیث میں موضوعات قادیانیہ کے نام سے ایک مقالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے یکم ستمبر ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں شائع شدہ ایک روایت پر تنقید کرتے ہوئے بلا وجہ معقول اسے موضوع قرار دیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان میں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ آئے۔ اور آریوں کے مکان میں اترے۔ جس میں پہلے کبھی پنڈت لیکھرام اترا تھا۔ پولیس کو اس لئے ساتھ لائے کہ احمدی مجھے نہ ماریں۔ ان کی آمد کی غرض یہ تھی۔ کہ حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کے متعلق دریافت کریں۔ کسی صحابی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ذکر چھیڑا۔ کہ وہ حضور کی پیشگوئیوں کے متعلق تحقیق کرنے آئے ہیں۔ اور اس مکان میں ٹھہرے ہیں جس میں لیکھرام اترا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا اگر وہ ہمارے پاس آتے۔ تو ہم ان کو مکان دیتے۔ اور مہمان نوازی کرتے اور پیشگوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے حضور نے اور بہت سی عمدہ باتیں فرمائی تھیں۔ مگر افسوس کہ وہ مجھے یاد نہیں رہیں۔"

اس روایت کو درج کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب البدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"عصر کے وقت خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح کو خبر ملی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری قادیان میں آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا۔ کہ ہر روز ہزاروں راہ رو لوگ آتے ہیں ہمیں اس سے کیا۔"

اسے درج کر کے مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "اس عبارت میں لفظ (صرف) کے معیار سے قادیانی روایت مذکورہ کو جانچیے" پھر لکھا ہے "حقیقت میں قادیانی راوی کی یہ روایت بھی موضوعہ ہے۔"

مولوی صاحب کی اس تنقید کا ماحصل یہ ہے۔ کہ چونکہ البدر میں یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف یہی فرمایا کہ ہر روز ہزاروں راہ رو لوگ آتے ہیں ہمیں اس سے کیا۔" اس لئے معلوم ہوا کہ "الفضل" میں درج شدہ روایت موضوعہ ہے یعنی راوی نے جو یہ بیان کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "اگر وہ (مولوی ثناء اللہ صاحب) ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے اور مہمان نوازی کرتے اور پیشگوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے یہ گویا مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک روایت کا موضوع حصہ ہے۔

صاف ظاہر ہے مولوی صاحب ان دونوں روایات میں تناقض قرار دے کر الفضل والی روایت کو موضوعہ قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ خدا ترسی سے کام لیتے۔ اور فن تنقید کے اصول کو مدنظر رکھتے۔ تو اس روایت کو موضوعہ قرار دینے کی جرأت نہ کرتے۔ مولوی صاحب سے یہ امر مخفی نہ ہوگا۔ کہ تناقض ثابت کرنے کے لئے وحدت مکان اور زمان ثابت کرنا ضروری ہے۔ چونکہ وہ اس روایت کو موضوعہ قرار دینے کے مدعی ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ یہ ثابت کرتے کہ دونوں روایات ایک ہی مکان اور زمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ الفضل میں جو روایت درج ہوئی ہے اس کے راوی نے یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی دوسرے وقت اور دوسری مجلس میں سنی ہوں۔ اور البدر میں جو واقعہ درج ہوا یہ کسی اور وقت اور مجلس کا ہو۔ اور جس وقت اور مجلس کا واقعہ البدر نے درج کیا ہے۔ اس مجلس میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان دینے اور مہمان نوازی کرنے اور پیشگوئیاں سمجھا دینے کا ذکر نہ فرمایا ہو۔ بلکہ صرف وہی جواب دیا ہو۔ جو البدر میں درج ہے۔ اور جس وقت دوسری مجلس میں "الفضل" میں درج شدہ روایت کے راوی کے سامنے مولوی ثناء اللہ صاحب کی آمد کے متعلق گفتگو ہوئی ہو۔ اس وقت حضور نے یہی فرمایا ہو۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے۔ اور مہمان نوازی کرتے۔ اور پیشگوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے۔

مولوی صاحب کے اس مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ وہ خود بھی یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ دونوں روایات کو جب تک ایک ہی زمانہ کی قرار نہ دیا جائے۔ اس وقت تک وہ الفضل کی روایت کو موضوعہ قرار نہیں دے سکتے۔ اسی لئے انہوں نے الفضل کی روایت درج کرنے کے بعد اور البدر کی روایت درج کرنے سے پہلے تنقید کے ذیلی ہیڈنگ کے ماتحت لکھا ہے۔

"ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اسی زمانہ کے قادیانی اخبار البدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء سے یہ واقعہ نقل کرتے ہیں۔"

گویا مولوی صاحب نے ہر دو روایات مندرجہ الفضل والبدر کو ایک ہی زمانہ کی قرار دے کر دوسری روایت کو موضوعہ ٹھہرایا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب جن دونوں روایات کو ایک زمانہ کی قرار دینے کا دعوٰے کرتے ہیں۔ ان کے ایک ہی زمانہ اور ایک ہی وقت و مجلس کی روایت ہونے کے متعلق کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ روایت کے متعلق یہ بھونڈی طرز تنقید دراصل اس فرقہ کا تتبع ہے۔ جو اہل قرآن کہلاتے ہیں۔ اور احادیث کو حجت شرعیہ ماننے سے منکر ہیں۔ ورنہ محققین امت تو ہمیشہ ایسے پُر جہالت طریق پر تنقید کرنے سے مجتنب رہے ہیں۔

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک۔ نیز فرمایا قد افلح وابیہ۔ یعنی ایک روایت میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر اللہ کی قسم کھانے کو شرک کہا۔ اور دوسری روایت میں یہ ہے۔ کہ آپ نے خود ایک شخص کے باپ کی قسم کھائی۔

اب بظاہر ان ہر دو احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وعمل میں اختلاف نظر آتا ہے مگر محققین نے ہر دو روایات کو درست قرار دیا ہے۔ اور اس کے متعلق کئی توجیہات بیان کی ہیں۔ بعض نے لکھا ہے وابیہ سے پہلے ربّ کا لفظ محذوف ہے۔ اصل میں وربّ ابیہ ہے۔ بعض نے لکھا ہے قد افلح وابیہ والی روایت پہلے زمانہ کی ہے۔ اور غیر اللہ کی قسم سے منع کرنے والی روایت بعد کے زمانہ کی ہے۔ ان توجیہات سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے ہر دو روایات میں کسی کو بھی موضوعہ قرار دینے کی جرأت نہیں کی۔ پس جب تک ہر دو روایات میں تطبیق دی جا سکے۔ محض بظاہر نظر آنے والے اختلاف کی بناء پر کسی روایت کو موضوعہ قرار دے دینا محض سینہ زوری اور تحکم ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب جب تک دونوں روایات کا ایک ہی مکان اور زمان ثابت نہ کردیں۔ اس وقت تک انہیں "الفضل" کی روایت

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کردیتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک ۵ عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

232
Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے مشہور تیرتھ جوالا مکھی میں تبلیغ احمدیت

جوالا مکھی ہندوؤں کا ایک پرانا تیرتھ ہے یہاں ایک قدیمی مندر ہے جس میں آگ کے شعلے ہمیشہ نکلتے رہتے ہیں۔ اس کے متعلق ہندوؤں میں مختلف روایات مشہور ہیں۔ چنانچہ لوگ کہتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک راجہ دکھشن نے اپنی لڑکی ستی کا بیاہ مہادیو سے رچایا۔ جب برات آتی ہے۔ تو اس میں مہادیو اپنے ساتھ بھوت پریت وغیرہ لایا۔ جن کو دیکھ کر لڑکی کے رشتہ داروں نے بُرا منایا۔ اور وہ شادی میں شامل نہ ہوئے راجہ دکھشن نے اس کو اپنی ہتک سمجھا۔ اور ناراض ہو کر اپنی لڑکی ستی کو بغیر کسی جہیز کے شوجی مہاراج کو دے دیا۔ اور کہا کہ آپ دونو اب میرے گھر نہ آنا۔ کچھ دنوں کے بعد راجہ دکھشن نے ایک یگیہ کیا جس میں تمام بڑے بڑے راجہ بلوائے۔ لیکن اپنی لڑکی اور مہادیو کو نہ بلایا۔ آخر اس کی لڑکی ستی نے خود شوجی سے جانے کی اجازت چاہی۔ جس پر مہادیو جی نے اس کو روکا۔ لیکن وہ وہاں چلی گئی۔ راجہ اپنی لڑکی کو دیکھ کر بہت ناراض ہوئے۔ اور اس سے بالکل بات نہ کی۔ ستی نے اپنے باپ کے اس سلوک کو بہت ناپسند کیا۔ اور جلتی ہوئی یگیہ کی آگ میں کود پڑی اور جل گئی۔ مہادیو جی کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو وہ بہت اداس ہوئے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ان کی بیوی جل رہی ہے مہادیو اس کی لاش کو کندھے پر رکھ کر جنگل کی طرف روتے ہوئے چلے۔ اور کئی سال تک سفر کرتے رہے۔ نہ کچھ کھاتے نہ کسی سے بات چیت کرتے۔ آخر دیوتاؤں کو خطرہ پیدا ہوا۔ کہ کہیں مہادیو مر نہ جائیں اس لئے وہ سارے اکٹھے ہو کر وشنو کے پاس گئے۔ اور مہادیو کا سارا حال کہا۔ وشنو نے اپنا تیر کمان اٹھایا۔ اور مہادیو کے پیچھے جنگل چلے۔ جب پہلا تیر مارا تو ستی کی ٹانگیں گر پڑیں۔ اور وہاں پر ایک مندر بنایا گیا۔ جو کہ گڑھ کے پاس ہے۔ پھر دوسرا تیر مارا۔ تو اس کا منہ اس مقام پر گرا جسے جوالا مکھی کہتے ہیں۔ اس طرح کی اور بھی روایات ہیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر اور مستند یہی روایت ہے۔ جس کو وہاں کے پنڈتوں نے بیان کیا۔

یہاں پر ہر سال میلہ لگتا ہے جس میں مختلف علاقوں سے لوگ آتے ہیں۔ اسی موقعہ پر خاکسار اور مولوی عبدالمالک خانصاحب وہاں بغرض تبلیغ گئے۔ جوالا مکھی روڈ سٹیشن مندر سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پہنچ کر جب ہم مندر کا درشن کرنے گئے۔ تو مندر کے اندر جانے سے ہمیں روک دیا گیا۔ آخر وہاں جو پنڈت اور مہنت تھے ہم ان کے پاس گئے اور ان سے دو اڑھائی گھنٹہ تک گفتگو کی ہم نے پوچھا کہ موجودہ ادھرمی اور بے چینی کا کیا علاج ہے۔ سب سے بڑے پوجاری جی نے کہا کہ یہ بے چینی اور ادھرمی ایک بیماری ہے۔ جو خدا کی مخلوق اپنے پاپوں کی وجہ سے پیدا کر لیتی ہے۔ لیکن جب ایسا بیمار کسی اعلےٰ طبیب کے پاس جاتا ہے۔ تو اس کی مہربانی سے یہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ پس اس زمانہ میں بھی اگر لوگ دھرماتما آدمیوں کا درشن کریں۔ اور ان کی تعلیم کو پڑھیں۔ تو موجودہ ادھرمی بہت حد تک دور ہو سکتی ہے اس پر کہا گیا۔ کہ آپ مہربانی فرما کر کسی روحانی طبیب کا ذکر فرمائیں۔ جس نے یہ اعلان کیا ہو کہ اے لوگو اگر آپ اپنے پاپوں سے چھٹکارا چاہتے ہیں۔ تو میرے پاس آؤ میں تمہیں وہ نسخہ بتاؤں گا۔ جس کا استعمال پاپوں کا نشٹ کر دے گا۔ اس پر پوجاری جی نے کہا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا کوئی سادھو مہاتما ہو۔ لیکن ہمیں اس کی خبر نہ ہو۔ اس کے بعد ہم نے حضرت کرشن قادیانی کا دعویٰ مع دلائل پیش کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے اچھا اثر رہا۔ اس کے بعد مہنت جی نے مہربانی فرما کر مندر کے درشن کرنے کی اجازت دے دی۔

جوالا مکھی کا مندر

یہ مندر پہاڑ کے دامن میں ہے جس کمرہ میں آگ کے شعلے نکلتے ہیں۔ وہ تقریباً ۱۵×۱۵ فٹ ہے۔ ایک آگ کا شعلہ جو سب سے بڑا ہے۔ اور جس کے اردگرد آگ کے شعلے نکلتے ہیں۔ دروازہ کے بالکل قریب ہے۔ باقی جو شعلے ہیں ان میں سے ایک کونہ پر جو کہ نصف فٹ کے قریب ہے۔ دوسرا درمیان میں جو اسی کے برابر ہے۔ اور تیسرا جو کہ چار انچ کے برابر ہے۔ اس سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ یہ آگ کے شعلے ہر وقت نکلتے رہتے ہیں۔ انہی کے درشن کے لئے لاکھوں یاتری ہر سال آتے ہیں۔ اور انہیں کو جوالا مکھی کہتے ہیں۔ لوگ ان پر مٹھائی گھی اور دیگر چیزیں چڑھاتے ہیں

جوالا مکھی اور شہنشاہ اکبر

شہنشاہ اکبر کے متعلق جوالا مکھی کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب جوالا مکھی دیوی کا ذکر اکبر نے سنا۔ تو اس نے امتحان کرنا چاہا۔ سب سے پہلے پہاڑ سے ایک نالہ پانی کا نکالا گیا۔ تاکہ یہ آگ بجھ جائے لیکن یہ آگ بجھ نہ سکی۔ پھر اس نے لوہے کی مضبوط چادریں اس آگ پر رکھ دیں۔ لیکن آگ لوہے کی چادروں کو توڑ کر باہر نکل آئی۔ اس پر اکبر ننگے پاؤں آیا۔ اور ایک سونے کا چھتر دیوی کے لئے لایا۔ جو یاتری وہاں جاتے ہیں وہ راستہ میں یہ شعر پڑھتے ہیں۔

ننگی ننگی پیریں دیوا اکبر آیا۔
سونے کا چھتر چڑھایا

یعنے جب اکبر نے امتحان کے بعد اس کی سچائی معلوم کر لی۔ تو پھر ننگے پاؤں آیا۔ اور سونے کا ایک بڑا بھاری چھتر جوالا مکھی دیوی کے اوپر چڑھایا۔ یہ چھتر اب بھی موجود ہے۔ لیکن لوہے کا ہے۔ وہاں کے پجاری کہتے ہیں۔ کہ جب اکبر نے یہ چھتر چڑھایا۔ تو تکبر کیا۔ کہ میں نے دیوی کی بڑی خدمت کی۔ دیوی نے اسی وقت سونے کے چھتر کو لوہے کا کر دیا۔

اس کے علاوہ ایک لوہے کا منارہ ہے ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ ایک رات چور آئے اور منارہ کو چرانے لگے۔ دیوی نے اس کو بھی لوہے کا کر دیا۔ یہ تالاب کے پاس زمین میں گاڑا ہوا ہے۔ شہنشاہ اکبر کے متعلق جب مہنت جی سے کہا گیا۔ کہ تاریخی طور پر ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اکبر کبھی ادھر آیا۔ تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہماری عورتیں یہ گیت مدت سے گاتی آ رہی ہیں۔

مندر کے تھوڑے فاصلہ پر ایک غار ہے۔ جس کا نام گورکھ ناتھ کی ڈبیا ہے۔ اس کے متعلق وہاں کے پوجاری کہتے ہیں کہ گورو گورکھ ناتھ نے ایک لڑکی سے کہا کہ تم کھچڑی پکاؤ۔ میں پانی لاتا ہوں۔ اس نے دیگچی رکھی۔ اور کھچڑی پکانے لگی۔ لیکن گورکھ ناتھ آج تک نہ آئے۔ ہاں پانی ابل رہا ہے۔ جو کہ ایک چھوٹے سے چشمہ میں ہے۔ یہ پانی بالکل ٹھنڈا ہے۔ لیکن باوجود ٹھنڈا ہونے کے ابل رہا ہے۔ جب یاتری درشن کرنے جاتے ہیں۔ تو پجاری دیاسلائی جلاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اور بدبو بھی آتی ہے۔ لیکن اگر معاً اس کے بعد کہا جائے۔ کہ اب پھر دیاسلائی جلاؤ۔ تو کہتے ہیں۔ کہ نہیں ابھی ماتا آرام کر رہی ہے۔ ہاں پندرہ بیس منٹ کے بعد پھر دیاسلائی جلاتے ہیں۔ اس جگہ پر بھی سینکڑوں مرد اور عورتیں درشن کرنے جاتے ہیں۔ عورتیں اپنے بچوں کے بال یہاں اترواتی ہیں۔

یہ مختصر سے حالات ہندوؤں کے اس مشہور تیرتھ جوالا مکھی کے ہیں۔ جو کہ میں نے بغیر کسی تنقید کے اسی طرح لکھ دئیے۔ جیسا کہ بیان کئے گئے ہیں۔ دوران قیام میں وہاں کے پجاری ہمارے ساتھ بہت محبت اور پریم سے پیش آئے۔ اور جن لوگوں کو تبلیغ بذریعہ اشتہار یا زبان کی انہوں نے نہایت محبت اور شانتی سے

زود جام عشق

یہ وہ شہرۂ آفاق نسخہ ہے۔ جسے رؤسا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل اور شنگرف کا کشتہ ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزاء کے خالص اور اعلےٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ ہم ہر دوست کو اس دعویٰ کی صداقت کو پرکھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ گولیاں قوت مخصوص اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حلقہ مالا بار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۸ اکتوبر تا ۲۱ اکتوبر ۴۲ء پینگاڑی۔ کنانور۔ کوڈالی اور منگلور کا دورہ کیا۔ ۱۱ افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ اور جماعتوں کی تعلیم و تربیت کی دو تقریریں کیں۔ کنانور میں درس دیتے رہے۔

حلقہ سری نگر

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۸ اکتوبر تا ۲۲ اکتوبر ۴۲ء سری نگر اور آسنور کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۴ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ سرینگر درس قرآن کریم دیتے رہے۔ خدام الاحمدیہ کے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ خدام کو ہر قسم کی قربانی کی تحریک کی۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ افراد جماعت کی تربیت میں بھی مشغول رہے۔

حلقہ مین پوری

فضل الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ماہ رمضان المبارک کا کچھ حصہ شاہجہان پور اور اکثر حصہ بریلی میں گذارا۔ ہر دو جگہ مردوں اور عورتوں میں برعایت پردہ درس دیتے رہے۔ عید الفطر کے بعد موضع نگلہ گھنڈیں دس دن درس دیتے رہے۔ اور ایک پبلک جلسہ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو پیش کیا۔ بعد ازاں پٹھانوں کے ایک گاؤں میں گئے۔ وہاں بھی تقریر کی۔ ۷ نومبر تک علی پور کھیڑا میں مقیم رہیں گے۔

حلقہ لدھیانہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۱۴ اکتوبر تا ۱۲ اکتوبر ۴۲ء لدھیانہ۔ جھمٹ۔ بگہ۔ راچیوال۔ بیہم پور۔ بھیڑاں۔ بازیوال کا دورہ کیا۔ ۲۸۰ میل سفر کیا۔ ۱۸۵ افراد کو مجموعی و انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ جھمٹ میں چار دفعہ درس دیا۔ چار مولویوں اور ایک گیانی سے تبادلہ خیالات کیا۔ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ ۴ تقریریں کیں۔ تربیت کا کام کیا۔ بعض مناقشات کا تصفیہ کرایا۔

علاقہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۲۵ ستمبر تا ۱۲ اکتوبر ۴۲ء ۱۵۴ میل سفر کر کے۔ حیدر آباد۔ کنری۔ ناصر آباد۔ اور محمود آباد کا دورہ کیا۔ رمضان میں تین سپاروں کا درس دیا۔ احباب کو ادعیہ ماثورہ یاد کرائیں۔ اہالیان سندھ کے لئے ایک ٹریکٹ لکھا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں درج کی گئیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار لیکچر دئے۔ تین خطبات سنائے۔ دو خطبے خود پڑھے۔

محمود آباد

ناصر آباد کی جماعتوں کا حساب چیک کیا۔ اخبارات سلسلہ کے لئے تحریک کی۔ تین پرچے ریویو آف ریلیجنز کے جاری کرائے خدام الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے رہے۔

سیرت پیشوایان مذاہب کے متعلق جلسے

جمشید پور - سید حمید الدین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ جلسہ ۲۵ اکتوبر میلانی ہال میں زیر صدارت جناب جے۔ سی مکرجی صاحب چیف ٹاؤن ایڈمنسٹریٹر بوقت ۲½ بجے شام منعقد ہوا۔ مختلف اصحاب نے مختلف مذاہب کے پیشواؤں کے متعلق تقاریر کیں۔ جو بہت پسند کی گئیں۔ صاحب صدر نے خطبہ صدارت میں جماعت احمدیہ کا ایسے جلسہ کے مقرر کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور کہا اس زمانہ میں لوگ مادہ پرست ہو گئے ہیں۔ اور مذہبی تعلیموں کو چھوڑ کر عدم تشدد کے مدعی ہیں گو تشدد پر عمل پیرا ہیں۔ اسلئے ایسے جلسوں کی از حد ضرورت ہے۔ حاضری کافی تھی۔ جو ہمہ تن گوش ہو کر تقاریر سنتی رہی۔

چک جھمرہ ضلع لائلپور - عبدالحق صاحب جنرل سکرٹری لکھتے ہیں ۲۵ اکتوبر کو جلسہ پیشوایان مذاہب زیر صدارت سردار جگت سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول منعقد ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ڈاکٹر ہنس راج صاحب بھاٹیہ نے حضرت کرشن اور رامچندر جی کے متعلق تقریر کی۔ گیانی سیوا سنگھ صاحب نے باوا گورو نانک کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ مولوی محمد نذیر صاحب برق نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کئے۔ چک جھمرہ کی تاریخ میں یہ اجتماع اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع تھا۔

سرگودہا - چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کے لئے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور دعوتی چٹھیاں روانہ کیں۔ ۲۵ اکتوبر کو یہ جلسہ زیر صدارت حافظ عبدالعلی صاحب بی۔ اے علیگ منعقد ہوا جس میں پنڈت اوپندرا ناتھ جی اور پنڈت منور رخ بھان جی اور سوامی آتما نند صاحب اور پنڈت نرسنگھ دیو صاحب نے ہندو مذہب کے پیشواؤں کے متعلق تقاریر کیں۔ ماسٹر ہرنام سنگھ صاحب نے بابا نانک کی سیرت بیان کی۔ مولوی محمد بخش صاحب اور قریشی عبداللہ شاہ صاحب وکیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح زندگی اور فضائل بیان کئے۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری جیتو مل نے مسیح علیہ السلام کے متعلق تقریر کی۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

ملہ رانجھا ضلع سرگودہا - ضیاء الدین صاحب ارشد لکھتے ہیں۔ ۲۵ اکتوبر کو جلسہ منعقد کیا گیا جس میں شیخ شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں سردار البشر سنگھ صاحب پٹواری نے سکھوں کی طرف سے مہاشہ چرن داس صاحب نے سناتن دھرم والوں کی طرف سے اور منشی رام سرن صاحب بی اے منشی ضلعداری نے آریوں کی طرف سے سیرت

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔
کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔
قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

آپ کا

خریداری نمبر دفتر کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے
لہٰذا خط و کتابت و ارسال زر کے ساتھ اس کا ضرور حوالہ دیں۔

الفضل

کا چندہ
بروقت اور باقاعدہ
ادا کرنا
نہایت ضروری ہے

کان میں کہنے والی بات

جب آپ کی کوئی ... جاری ہو ... مزاج چڑچڑا ہو ... زندگی بے لطف گذر رہی ہو ... کا چہرہ ... ہوں۔ ناتوانی ... کرتی ہو تو فوراً ...
۲۴۰۶

233
Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۹۰ :- منکہ محمد الدین ولد باغدین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰/۲۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۲ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا والد موروثی ہے اور جب تک وہ زندہ ہے میر اس کی موروثیت پر کوئی دخل نہیں ہے۔ میری تنخواہ صرف ۱۸ روپے ہے۔ جس میں سے میں تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ ارسال خدمت کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری کوئی جائیداد میں ترقی ہوئی یا اراضی مل گئی تو اس سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دونگا۔ اور اس سے بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا۔ ان دنوں میں میری ملازمت فوج میں ہے اور ملتان چھاؤنی میں تعیناتی ہے۔ اگر کہیں تبادلہ ہو گیا۔ تو اس سے بھی صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہونگا۔ اس لئے گذارش ہے۔ کہ میری وصیت منظور فرمائی جائے۔ مبلغ تین روپے برائے اعلان وصیت ادا کرتا ہوں۔ مکرر آنکہ میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- محمد الدین بقلم خود

گواہ شد :- برکت علی بقلم خود

گواہ شد :- عظیم اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیض اللہ چک

نمبر ۶۲۹۳ :- منکہ گلزار بیگم زوجہ مولوی محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ۔ (۲) نقد مبلغ ستر روپے (۳) حق مہر مبلغ ۶۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائیداد مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامۃ :- گلزار بیگم بقلم خود۔

گواہ شد :- محمد ابراہیم قادیانی خاوند موصیہ مدرس مدرسہ احمدیہ

گواہ شد :- عبد الرحمٰن بی۔ اے

نمبر ۶۲۹۴ :- منکہ احمدی بیگم زوجہ فضل کریم قوم راجپوت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۲ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپے ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ میرا زیور کانٹے طلائی کلپ طلائی۔ انگوٹھی طلائی قیمت اندازاً مبلغ ۱۲۵ روپے ہے۔ میرا زیور بھی خاوند کے پاس ہے۔ اس طرح سے کل ۴۲۵ روپے ہوئے۔ جنکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی میری اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے کچھ رقم ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں تحریر کردہ حصہ وصیت ادا نہ کر سکوں۔ تو میرا والد مستری عبد الحمید محلہ دار الفتوح قادیان ادا کرنے کا ضامن ہوگا۔ جن کی ضمانت کی تحریر نیچے درج کی جاتی ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ :- احمدی بیگم بقلم خود

گواہ شد : عبد الحمید ضامن موصی ۳۹۲۷

گواہ شد :- اللہ بخش

گواہ شد :- محمد شریف موصی ۳۹۳۷

نمبر ۶۲۹۵ :- منکہ مغلانی بیوہ مولوی فتح علی صاحب۔ قوم قریشی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۳ء۔ ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۴۲ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت صرف یک صد روپیہ مہر کے سوا اور کچھ نہیں۔ جو مجھے خاوند متوفی مرحوم کی طرف سے وصول ہو چکا ہے۔ اور میرے پاس زیور وغیرہ کچھ نہیں۔ میں اپنے مہر مبلغ ۱۰۰ روپے میں سے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

لعہ بھیجا جا چکا ہے۔ اور مبلغ لعہ ابھی بھیجے جا رہے ہیں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا مغلانی

گواہ شد :- قاضی عبد الرحمٰن سکرٹری مال دوالمیال

گواہ شد :- عبد الرحمٰن دوالمیال

ناردرن گروپ سلیپر پول

نارورن گروپ سلیپر پول کو ۹۵۰۰۰ کیکر ابول کے اوّل درجہ کے نئے بلاک جن کی پیمائش ۴" × ۸" × ۹" ہو۔ خرید کرنے کے لئے فی روپیہ کی بنا پر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر فارم سلیپر کنٹرول آفیسر نارورن گروپ سلیپر پول لاہور سے دو روپیہ میں حاصل کئے جا سکتے ہیں یہ فیس واپس نہیں کی جائیگی۔ ٹنڈر سلیپر کنٹرول آفیسر نارورن گروپ سلیپر پول نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور کے دفتر میں ۲۷ر نومبر ۱۹۴۲ء کو چار بجے شام تک ضرور پہنچ جانے چاہئیں۔

سلیپر کنٹرول آفیسر نارورن گروپ سلیپر پول

ضرورت ہے

قادیان کی ایک فیکٹری میں کام کرنیکے لئے حسب ذیل کاریگروں کی ضرورت ہے۔ (۱) خرادی جو کہ خراد پر عمدگی سے کام کر سکیں اور تجربہ کار ہوں (۲) فٹر ہر قسم کا فٹنگ کا کام کر سکتے ہوں۔ (۳) ڈائی میکر ہر قسم کی ڈائیاں بنانے میں ماہر ہو۔ (۴) ٹین ساز ٹین کے مختلف کام کر سکتے ہوں۔ (۵) مڈل پاس لڑکے جو ٹیکنیکل کام سیکھنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ ان کے لئے مفت میں کام سیکھنے کا نادر موقعہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہیڈ مستری کی ضرورت ہے۔ جو کہ ورکشاپ کے کاریگروں کی عمدگی سے نگرانی کر سکے اور کام کو صحیح طور پر چلا سکے خود بھی کام جانتا ہو۔ اور دوسروں سے کام لینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ ہم معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان کے پتہ پر ہوں

ضرورت

ایک تجربہ کار اکونٹنٹ ٹائپسٹ کلرک اور چند دوسرے کلرکوں کی قادیان کی ایک فیکٹری کیلئے ضرورت ہے۔ تجربہ کار آدمیوں کو ترجیح دی جائیگی۔ ملازمت سے ریٹائرڈ اصحاب بھی جو کام کرنے کے قابل ہوں۔ درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ بنام معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ر نومبر۔ آٹھویں فوج مرسامطروح کے مغرب اور جنوب میں پہنچ گئی ہے۔ محوری اسیران جنگ کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ ہے۔ ۳۵ محوری ٹینکوں ۴ سو توپوں اور ہزاروں لاریوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ۵ر اور ۶ر نومبر کی رات کو اور کل دن میں آٹھویں فوج نے مغرب کی طرف محوری فوج کا تعاقب جاری رکھا۔ جنوب میں جو اطالوی ڈویژن رہ گئے ہیں۔ ان کو گھیرنے کا کام جاری ہے۔ رومیل کی پسپا ہوتی ہوئی فوج کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نیوزی لینڈ کی فوج جو قطارہ کے نشیب میں برطانی فوج کے بائیں بازو پر مصروف عمل ہے۔ سرحد مصر کی طرف دوڑ میں رومیل کی فوج سے آگے نکل چکی ہے۔ مرسامطروح کے لئے جنگ غالباً شروع ہو چکی ہے (یہ مقام العالمین سے ۱۱۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے) رومیل نے مرسامطروح اور فوکلکے درمیان جو فوج چھوڑ دی تھی۔ توپیں اور ٹینک اس کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہیں۔

قاہرہ ۸ر نومبر۔ جرنیل رومیل کی فوجیں اندھا دھند بھاگ رہی ہیں اور اتحادی بمبار اور لڑاکے طیارے ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ دبا کو بچانے کے لئے ایک جرمن ڈویژن نے بڑی کوشش کی۔ اور طیارہ شکن توپوں نے گولے برسائے لیکن برطانی طیاروں نے بغیر کسی توقف کے حملے جاری رکھے۔ اور محوری فوجوں کو کسی مقام پر بھی کھڑا نہ ہونے دیا اتحادی فضائی سکوڈران اگلے مورچوں پر پرواز کر رہے ہیں۔ اور پیادہ فوجوں کی حفاظت ایک انجن والے طیارے کر رہے ہیں۔

ماسکو ۷ر نومبر۔ کل رات کو روسی فوج نے سٹالن گراڈ ٹواپسی کے شمال مشرق اور نالچک کے جنوب مشرق میں جرمنوں کو مصروف جنگ رکھا۔ دوسرے محاذوں پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل میں اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوج کو نیوگنی کے زائد از نصف حصہ سے پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۷ر نومبر۔ اطالویوں کا پولو گنا ڈویژن جو جنوب میں تھا اور ٹری ایسٹی ڈویژن جو شمال میں تھا۔ گھر گئے ہیں۔ ان کے نکل جانے کی بہت کم اُمید باقی رہ گئی ہے۔

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ جنرل ویول نے آٹھویں فوج کی شاندار کامیابی پر جنرل الگزنڈر کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ آپ کی اس کامیابی سے ہم سب کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔

ہندوستان کے کمان کی طرف سے تمام افسروں تک ہماری مبارکباد پہنچا دیجئے۔ ہندوستان کو اس بات پر اور بھی مسرت ہے کہ اس کامیابی میں ہندوستانی سپاہیوں نے بھی اہم حصہ لیا ہے۔

واشنگٹن ۷ر نومبر۔ کوڈال کنال کے مغرب میں پیش قدمی کرنے والی امریکی افواج پر جاپانیوں نے بدھ کے روز جوابی حملے کئے۔ امریکی فضائی مستقر کے مشرقی حصہ کی جنگ کی صورت حالات میں جہاں جاپانی فوجیں اتر پڑی ہیں۔ کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ امریکی فضائی فوجیں دشمن کی پوزیشنوں پر برابر حملے کر رہی ہیں۔

ماسکو ۷ر نومبر۔ انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے موسیو سٹالن نے کہا کہ ۱۹۴۲ء کی سردیوں کے مقابلہ میں جرمن فوج آج بہت کمزور ہے۔ ہم بہت جلد جارحانہ حملے شروع کر دیںگے۔ آپ نے کہا۔ جرمنی اپنے ۸۰ لاکھ سے زیادہ آدمی روس میں ضائع کر چکا ہے۔ دشمن کی جارحانہ قوت ختم ہو گئی ہے۔ ہٹلر روس کی لڑائی اس سال ختم کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس کی تمام سکیمیں دھری کی دھری رہ گئیں۔ اٹلی اور جرمن کا اتحاد کمزور ہو گیا ہے۔ اور روس، برطانیہ اور امریکہ کا اتحاد مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ دوسرے محاذ کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ جلد یا بدیر قائم ہوگا۔ کیونکہ روس کی طرح اتحادیوں کے لئے بھی اس کی ضرورت ہے۔

برلن ۶ر نومبر۔ سوئیٹزرلینڈ کے نامہ نگار نے برلن سے اطلاع دی ہے کہ رومیل نئے مورچوں پر مقابلہ کریگا۔ یہ مورچے صفایا میں ہوں گے۔

سٹاک ہالم ۷ر نومبر۔ روم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۲ اطالوی شہزادے جو کہ آپس میں بھائی بھائی تھے۔ مصر میں العالمین کے محاذ میں ہلاک ہو گئے۔ ان کے نام پرنس مارسکوٹی اور پرنس کانسٹینٹینو رسیولی تھے اور وہ پیراشوٹ فوجوں میں ملازم تھے۔

لکھنؤ ۷ر نومبر۔ چار اشخاص نے جن میں سے ایک شخص پستول سے مسلح تھا۔ کیننگ سٹریٹ پر واقعہ باقر گنج پوسٹ آفس پر حملہ کیا۔ نقدی اور ڈاک خانہ کی کچھ اشیاء لوٹ لے گئے۔ انہوں نے سٹاف کو پستول دکھا کر ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ اور پوسٹ آفس کو لوٹ کر پولیس کے آنے سے پہلے ہی بھاگ گئے۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے "ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ ۱۹۱۷ء کے بعد پہلی بار روس اور برطانیہ کے افسر نیک نیتی سے تعاون کر رہے ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ ہم روس کے تعاون کے بغیر کوئی صلح کریںگے۔ افریقہ میں ہماری موجودہ فتح یورپ میں دوسرے محاذ کا پیش خیمہ ہے۔

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ بادلی نامی گاؤں میں جو دہلی کے قریب واقعہ ہے۔ وہاں چند اشخاص نے ریلوے سٹیشن پر حملہ کیا۔ کاغذات کو نقصان پہنچا۔

امرتسر ۷ر نومبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے جنرل اجلاس میں کل ماسٹر تارا سنگھ جی پھر پردھان چنے گئے۔ جمعدار پرتاپ سنگھ اور گیانی کرتار سنگھ ایم۔ ایل۔ اے پھر بالترتیب وائس پریذیڈنٹ اور آنریری جنرل سیکرٹری چنے گئے۔

دہلی ۸ر نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ڈیڈلاک کے حل کے لئے ایک نئی سکیم بنائی ہے۔ جسے وہ سوموار کو مسٹر جناح کے سامنے رکھیں گے۔ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت کانگرس سے سمجھوتہ کر لینے کے حق میں ہے۔ لہذا راجہ جی کو کافی امداد مل جائے گی۔

کراچی ۸ر نومبر۔ ڈاکوؤں کے ایک گروہ جس نے ایک رات میں کئی مقامات پر ڈاکے ڈالے اور ۲ لاکھ روپیہ کی مالیت کی چیزیں اڑا لیں ۹ میں سے پکڑے گئے ہیں۔

لاہور ۷ر نومبر۔ صوبہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں سر سکندر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آجکل ایک چیز کا بہت ذکر ہو رہا ہے۔ اور وہ ہے سکندر فارمولا۔ میں صاف عرض کر دوں کہ مسلمانوں کا صرف ایک ہی فارمولا ہے۔ اور جو شخص مسلمان ہے۔ وہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

بمبئی ۷ر نومبر۔ حکومت بمبئی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ۱۱ ہزار روپیہ ضبط کر لیا ہے۔ جو یہاں کی ایک فرم کے پاس تھا۔

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی نوجوان عمر ۲۲ سال کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا تعلیمیافتہ معزز زمیندارہ خاندان سے ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ (چودھری) مسعود احمد چھہ ۱۱۷ مغلاں ڈاک خانہ سانگلا ہل ضلع شیخوپورہ

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ وائسرائے ہند نے اپنے فنڈ میں سے انڈین سیلرز ہوم سوسائٹی کو ۵ ہزار روپیہ کی امداد دی ہے۔

استنبول ۷ر نومبر۔ بیت المقدس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کی فوجیں فلسطین اور شام میں پہنچ چکی ہیں۔ دونوں ملکوں کے اندر افواج کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ماہنامہ فلسطین نے امریکی افواج کے ورود کی خبر کا انکشاف پہلی دفعہ آج ہی کیا ہے۔ یہ انکشاف ایک ایسے مضمون کی صورت میں کیا گیا ہے۔ جس کے اندر مذکورہ بالا افواج کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

دہلی ۷ر نومبر۔ دہلی پراونشل ہندو مہا سبھا کے ایک اجلاس میں آج متفقہ طور سے فیصلہ کیا گیا۔ کہ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی صدارت کے لئے وی۔ ڈی ساورکر کے نام کی سفارش کی جائے۔

لاہور ۷ر نومبر۔ ڈاکٹر محمد شفیع پرنسپل اورینٹل کالج کے ریٹائر ہو جانے پر پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر برکت علی قریشی کو شعبہ عربیہ کا پرنسپل مقرر کر دیا ہے۔ ڈاکٹر برکت علی اسلامیہ کالج لاہور کے وائس پرنسپل ہیں۔

قاہرہ ۸ر نومبر۔ رائل ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ آج رات برطانی فوجوں نے دابہ کے فضائی اڈہ پر قبضہ کر لیا۔

واشنگٹن ۷ر نومبر۔ ایک اتحادی قافلہ نے تین دن تک شمالی بحیرہ اوقیانوس میں دشمن کی ڈبکنی کشتیوں کا مقابلہ کیا۔ کم از کم ایک اتحادی جہاز ڈوب گیا۔ لڑائی میں تارپیڈوز کا استعمال کیا گیا۔

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی نہیں دیکھنے پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج "ہمدرد نسواں" جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی)